بسم اللہ الرحمٰن ا لرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

اکتوبر۔نومبر۔دسمبر 2019

زیرِ نگرانی:

پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب۔ سرپرست تعلیم لاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ جرمنی

چوہدری عبد الغفور ڈوگر۔ صدر تعلیم لاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ جرمنی

چیف ایڈیٹر: چوہدری محمد کولمبس خاں زیرِ نگرانی:

ایڈیٹوریل بورڈ: چوہدری منیر احمد باجوہ، نائب صدر ایسوسی ایشن۔ چوہدری انیس احمد۔ چوہدری نصیر احمد۔ عبد الشکور بھٹی

ترتیب وڈیزائن: محمد ظہیر احمد

ارشادِ ربانی

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (البقرة 149)

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے

اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (البقرۃ۔149)

Und jeder hat ein Ziel, nach dem er strebt., wetteifert daher miteinander in guten Werken. Wo immer ihr seid, Allah wird ihr zusammenfhren. Allah hat die Macht, alles zu tun, wass ER will.

فرمانِ رسول ﷺ

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ـ رضى الله عنه ـ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لاِمْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ".

Narrated `Umar bin Al-Khattab:
The Prophet (ﷺ) said, 'O people! The reward of deeds depends upon the intentions, and every person will get the reward according to what he has intended. So, whoever emigrated for Allah and His Apostle, then his emigration was for Allah and His Apostle, and whoever emigrated to take worldly benefit or for a woman to marry, then his emigration was for what he emigrated for."

"تم آپس میں جلد صلح کرواور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں خدا کی لعنت سے خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 12)

جماعت احمدیہ کا ایک خاصّہ ہے کہ ہم نے جہاں بھی رہنا ہے خدمتِ خلق کے کام کرنے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا: پس یہاں آنے والوں کو میں یہ بھی کہہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کے حالات بہتر کئے،
مذہبی آزادی دی، عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب کا اظہار کر سکتے ہیں،
اس لئے یہاں آنے والے ہر احمدی کیلئے ضروری ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے پوری کوشش کریں
اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں۔
نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ مسجدیں بنالیں تو ان کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش چاہئے۔
پھر ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں آجکل کا زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں
بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔
اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔ اور اگر قائم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا میں برکت دے گا۔

اداریہ

قارئین المنار کی خدمت میں السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

المنار کا تازہ شمارہ قائین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جیسا کی بھائیوں کے علم میں آچکا ہے کہ 18۔ اگست 2019 کو انصاراللہ کے اجتماع کے موقع پر ٹکوسا جرمنی کا انتخاب ہوا جو مبلغ سلسلہ مکرم محترم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر جرمنی نے کروایا اور مکرم برادرم عبدلغفور صاحب ڈوگر کی منظوری بطور صدر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرِہ العزیز نے عطا فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز بہت مبارک فرمائے آمین۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ انہیں بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی صدارت میں سب کو جذبہ کے ساتھ باہم مل جُل کر اس تنظیم کو مزید فعال بنانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ بات باعثِ اطمینان ہے کہ ہمارے پاس خدا کے فضل سے نظم و نثر لکھنے والے کافی تعدا میں موجود ہیں اور ان کی تخلیقات سے انشاء اللہ استفادہ کیا جائے گا۔ بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ بلا تکلف کسی بھی ڈیجیٹل ذریعہ سے بھجوا دیا کریں۔ باری باری شامل اشاعت کرتے رہیں گے۔ ٹکوسا جو ایک اپنی نوعیت کی تنظیم ہے جس کے مقاصد میں سے ایک اُن شاندار روایات کا تحفظ کرنا اور انہیں رائج کرتے چلے جانا ہے جو تعلیم الاسلام کالج کے بانیان نے قائم فرمائیں اور اسی مادرِ علمی میں نشو نما پا کر کئی طالب علم اسی درسگاہ میں اساتذہ کے طور پر بھی خدمت پر مامور ہوئے اب ٹکوسا فیملی کے ممبر ہیں۔ اکثریت اب بڑی عمر کو پہنچ چکی ہے اور جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں۔ جہاں انہیں دینی اور روحانی فیوض جمع کرنے کی وفیق مل رہی ہے وہیں دنیاوی طور پر بھی خوشحالی بڑھ رہی ہے۔ بے شک وقت آگے گزر رہا ہے لیکن تعلیم الاسلام کالج کی پُر بہار یادیں سابق طلبہ کے دلوں میں بار بار عود کر رہی ہیں۔ ٹکوسا کا فورم ان یادوں سے لُطف اندوز ہونے کے لئے ایک عمدہ مقام ہے۔ اس کے تحت گاہے بگاہے تقریبات منعقد کر کے میل جول کی راہ ہموار کی جاتی رہے گی۔ انشاء اللہ

اسی طرح ٹکوسا جرمنی کو پاکستان کے مستحق طلباء کے لئے خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہر سال اضافہ کے ساتھ اس مد میں رقم جمع کر کے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو بھجوائی جاتی ہے۔ اس کارِ خیر میں شرکت کرنے والے بعض بھائی ایسے بھی ہیں جو اگرچہ تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم تو نہیں رہے لیکن ٹکوسا کی اِس خدمت میں وہ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ تمام قربانی کرنے والے ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور دیگر بھائیوں کے لئے بھی تحریک کا باعث بنیں۔ آمین۔ خاکسار۔ محمد کولمبس خاں۔ مدیرِ اعلیٰ۔ المنار جرمنی

پیامِ صدر۔ پیغامِ محبت

(مکرم عبدالغفور ڈوگر صاحب۔ صدر ٹکوسا۔ جرمنی)

احباب کے علم میں ہے کہ ہمارے قابلِ احترام بھائی مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب نے اپنی دیگر علمی مصروفیات کی بناء پر ٹکوسا جرمنی کی صدارت کی ذمہ داریوں سے معذوری کا اظہار فرمایا تو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم حیدر علی صاحب ظفر کو نئے صدر کے انتخاب کے لئے مقرر فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل میں مورخہ 28 اگست 2019 کو مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انتخاب کی کاروائی عمل میں آئی۔ اور اس انتخاب کے نتیجہ میں۔ صدر ٹکوسا۔ جرمنی کی ذمہ داری خاکسار پر ڈال دی گئی۔

برادران! خاکسار کو اپنی کم مائیگی کا احساس ہے اور اس ذمہ داری کو کماحقہٗ نبھانے کی فکر بھی ہے۔ لیکن خاکسار کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ اس کام میں کامیابی کے لئے اپنے فضل سے راہیں ہموار کرے گا اور یقین ہے کہ وہ تمام بھائیوں کے دل میں تعاون کی لگن ڈال دے گا اور یہ تنظیم انشاءاللہ مستقبل میں بھی نیک نامیوں کے حصول کی حقدار ٹھہرے گی۔

ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہِ العزیز اِن دنوں یورپ کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت اور ان کے خطابات سے ہمیں رُوبرو اور میڈیا کی وساطت سے استفادہ کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہر گام پہ حامی و ناصر ہو۔ انشاءاللہ اگلے سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضورانور کی خدمت میں ٹکوسا جرمنی کے اراکین کے ساتھ ایک ڈنر کی درخواست کی جائے گی۔ انشاءاللہ۔ منظوری کی صورت میں تمام اراکین کو اس کی بروقت اطلاع کر دی جائے گی۔

ٹکوسا جرمنی کی تجنید ابھی مکمل نہیں ہو سکی۔ احباب جو ابھی تک شامل نہیں ہو سکے انکی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رسالہ میں ممبرشپ فارم موجود ہے براہِ کرم اسے پُر کے فیکس کر دیں یا۔ ای میل کر دیں۔ جن بھائیوں کے واقف کار سابق طلبہ اس کے ممبر نہیں ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان کو شامل ہونے کی تحریک کریں۔

سب بھائیوں کے علم میں ہے کہ ٹی آئی کالج کے طالب علم اور اسی کالج کے پروفیسر محترم چوہدری حمید احمد صاحب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے۔ ٹکوسا جرمنی۔ کا PATRON مقرر فرمایا ہے جو طلباء کے لئے وظیفہ فنڈ جمع کرنے اور اسے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو بھجوانے کے لئے اپنے شاگردوں کو مسلسل تحریک کرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان میں مستحق طالب علموں کی مدد کی جاتی ہے۔ الحمدللہ کہ ہر سال اس فنڈ میں نہ صرف عطیہ کی رقم میں معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے بلکہ عطیہ دینے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ اور کئی مخیّر دوست جو ٹی آئی کالج کے طالب علم بھی نہیں رہے وہ بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے رہے ہیں۔ ذیل میں۔ ٹکوسا جرمنی۔ کا اکاؤنٹ دیا جا رہا ہے ۔ آج کل آن لائین ادائیگی چند لمحوں میں ممکن ہے۔ اس لئے اس ذریعہ کے استعمال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام بھائیوں کی خدمت میں حسبِ توفیق قربانی کی درخواست ہے۔ نیز ٹکوسا جرمنی۔ کا ترجمان رسالہ "المنار" آن لائین سہ ماہی جریدہ ہے جسے آپکے قلمی تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ تمام بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی علمی ادبی کاوشوں اور یادداشتوں کے سرمایہ کو احباب کے ساتھ شئیر کرنے کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اسی طرح اس کی بہتری کے لئے بھی تنقید و تجاویز سے المنار کی رہنمائی کرتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش آپ دوستوں کے علم میں ہے کہ ٹکوسا کا ایک مقصد اس عظیم دانشکدہ کی روایات جو ہمارے نہایت پیارے بزرگوں نے قائم کی تھیں ان کو اپنی اگلی نسلوں کے کردار کا حصّہ بنانے کے لئے کوشش کرنا بھی ہے۔ اسی لئے ممبرشپ اور ٹکوسا کی سرگرمیوں میں ان کی شمولیّت ان کے لئے بھی اوپن ہے۔ اس سے آگاہی کو فروغ دینے کے لئے بھی آپ کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

معمول کے مطابق انشاءاللہ چوہدری محمد علی باسکٹ بال ٹورنامنٹ آٹھ دسمبر 2019 کو بیت السبوح میں منعقد ہو گا۔ اس کے لئے کامیابی کی درخواست کے علاوہ آپ کی خدمت میں شمولیّت اور انتظامی کاموں میں تعاون کے لئے محترم سعید ناز صاحب اور محترم شکیل احمد صاحب سے تعاون کی بھی درخواست ہے۔

آخر پر تمام بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماضی کی تمام ناگوار باتوں سے درگزر کرتے ہوئے مستقبل پر نگاہ رکھتے ہوئے خاکسار کی کوتاہ دامنی کے باوجود اس کارِ خیر کی انجام دہی کے لئے اپنے دستِ تعاون کو فراخ دِلی سے دراز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بعد آنے والوں کے لئے نیک نمونہ پر مشتمل یادوں کے قیام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار

عبدالغفور ڈوگر۔ صدر ٹکوسا۔ جرمنی

اکتوبر 2019

اظہار تشکر و درخواستِ تعاون

(از محترم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب۔ سرپرست ٹکوسا جرمنی)

اللہ تعالیٰ لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ٹکوسا جرمنی کو مکرم چوہدری عبد الغفور ڈوگر صاحب کی ذات میں ایک تجربہ کار، مخلص، فعال اور بے لوث محنت سے کام کرنے والا صدر عطا فرمایا ہے۔ خاکسار ٹکوسا جرمنی۔ کی خدمت پر بطور صدر ایک طویل عرصہ سے مامور رہا ہے اور گذشتہ انتخابات کے موقعہ پر اپنی صحت و عمر کی بناء پر اس خدمت سے معذرت کرتے ہوئے انتخاب کے لئے اپنا نام پیش نہ کرنے کی درخواست کی تھی۔ اس انتخاب کے ذریعہ ٹی آئی کالج کا نام روشن کرنے والے طالب علم محترم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر صدر منتخب ہوئے اور انکی منظوری آگئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب۔ ٹکوسا جرمنی۔ کے صدر کے طور پر زیادہ دیر خدمت نہ کر سکے کیونکہ ان کی دیگر ذمہ داریوں کی بدولت انہیں اِس خدمت سے معذرت کرنا پڑی۔

آپ احباب جانتے ہیں کہ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرِ العزیز نے ایسوسی ایشن کو مخاطب کے کے فرمایا تھا کہ۔ نہ پیٹرن نہ صدر اکیلے کچھ کر سکتے ہیں اگر تمام ممبران کا مکمل تعاون شامل نہ ہو۔ **وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ**[1] **(اور ہر ایک کے لئے ایک مطمع نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ)** کے تحت ہماری ایسوسی ایشن کی کا ایک اہم مقصد ان احسانات جو تعلیم الاسلام کالج کے قائم کرنے والوں اور اساتذہ نے ہم پر کیئے انکے شکرانے کے طور پر غریب طلباء کے لئے حضور انور کی خدمت میں ہر سال کچھ رقم پیش کرنا ہے۔ خاکسار اپنے تمام دوستوں کا تہہ دل سے مشکور ہے جو اس بنیادی مقصد کی ادائیگی میں میرے ممد و معاون رہے۔ ان میں میرے عزیز بھائی محترم چوہدری منیر احمد باجوہ اور محترم چوہدری محمد کو لمبس خان نے ہمبرگ کے علاقہ میں جس لگن سے دوستوں میں کامیاب تحریک کی اور کر رہے ہیں، ان کے لئے میرے دل کی گہرائی سے ہر وقت دعا نکلتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے دوست بھی ہیں جو ایسوسی ایشن کے باقاعدہ ممبر نہ ہوتے ہوئے بھی باقاعدگی سے ایک خطیر رقم ہر سال سکالرشپ فنڈ میں ادا کرتے ہیں۔ ان میں محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر۔ نیشنل سیکرٹری امور عامہ۔ ان کے صاحبزادے مکرم طارق محمود صاحب ۔ ہمارے پیارے بھائی مکرم محمود احمد صاحب لون (چین سے) ڈاکٹر سید محمد خیر البشر صاحب (کینیڈا سے) ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (امریکہ سے)، سید الیاس بشیر احمد صاحب (ہالینڈ سے) اور اسی طرح ایک محترم دوست جرمنی میں ہیں جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے خاموشی سے ہر ماہ پانچ صد یورو ادا کر کے ہمیں اس قابل بناتے ہیں کہ ہم اپنی پیشکش میں ہر سال اضافہ کرتے رہیں۔ ہمارے مرحوم بزرگ بھائی چوہدری عبد العزیز ڈوگر جب تک حیات رہے تین صد یورو سالانہ ادا کرتے رہے۔ ان کے صاحبزادے مکرم چوہدری عبد الغفور ڈوگر صاحب، صدر ایسوسی ایشن، نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے والد مرحوم کی طرف سے اسی قدر رقم باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم محترم مولانا حید علی صاحب ظفر اور ہمارے کمپیوٹر ایکسپرٹ محمد ظہیر احمد صاحب بھی ہر سال ہماری معاونت کرتے ہیں۔ ناشکری ہو گی اگر میں اپنے ممبران کی لئے، جو دعا کی تحریک نہ کروں جو کم از کم تین سو یورو سالانہ سکالرشپ فنڈ میں ادا کرتے ہیں۔ ان میں عزیزان عبد الشکور بھٹی۔ چوہدری داؤد احمد چیمہ۔ چوہدری نصیر احمد۔ چوہدری انیس احمد،۔ سعید احمد ناز۔ شیخ منصور احمد۔ ڈاکٹر نعیم احمد طاہر۔ راجہ عبد الرشید جاوید۔ عبد الحنان ڈوگر۔ اکرام اللہ رانجھا، میجر عبد الوحید ظفر رانا۔ میاں اعجاز احمد۔ سید محمد احمد گردیزی۔ چوہدری وسیم الدین۔ چوہدری فاروق احمد اور جماعت مہدی آباد کے مکرمان۔ محمد رزاق۔ دانیال ودود۔ رضاء الدین احمد۔ عطاء الجبار اور حبیب اللہ طارق صاحب شامل ہیں۔ ان دوستوں کے علاوہ اور بھی بہت سے دوست ہیں جو حسب توفیق سکالرشپ فنڈ میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ دوست جو اب تک اس فنڈ میں کوئی حصہ نہیں ڈالتے مگر TICOSA کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ بھی اس نیک نامی میں شامل ہوں۔ اور وہ بھی حسب توفیق کچھ نہ کچھ پیش کریں۔ خاص طور پر جو دوست ٹکوسا جرمنی کے لئے دوسرے کاموں میں پیش پیش ہیں وہ مالی قربانی میں بھی باقیوں کے لئے نمونہ بنیں اور دعاؤں کی مستحق بنیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی توفیق دے۔ آمین آخر میں یہ درخواست ہے کہ اپنے نئے صدر صاحب سے مکمل تعاون کرتے رہیں۔ الحمد للہ وہ بڑے اولوالعزم ہیں۔ ان کے دل میں آپ کے لئے محبت کی فراوانی ہے اور آپ کی خدمت کے لئے بلند ارادہ رکھتے ہیں جس کی تکمیل کے لئے انہیں آپ کے تعاون کی جس قدر ضرورت ہے وہ آپ نے ہی پوری کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق کو بڑھائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

حمید احمد چوہدری۔ سرپرست۔ ٹکوسا جرمنی

---

[1] سورة البقرة 148

تعلیم الاسلام کالج کے ایک باکردار طالب علم

طاہر عارف

ابن مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب مبلغ انگلستان کا
سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے ذکرِ خیر

"مکرم طاہر عارف صاحب 13/فروری 1952ء کو پیدا ہوئے اور بنیادی طور پر تو ان کا خاندان سیالکوٹ سے تھا لیکن بہرحال پھر یہ سرگودھا آکر آباد ہو گئے تھے۔ مکرم طاہر عارف صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد یار عارف صاحب مبلغِ سلسلہ تھے جن کو بطور مبلغ انگلستان خدمت کی توفیق ملی۔ نائب امام مسجد لندن بھی رہے۔ ان کے والد محمد یار عارف صاحب ربوہ میں نائب وکیل التبشیر تحریک جدید بھی رہے۔ اس طرح مولانا مکرم محمد یار عارف صاحب جو تھے وہ جماعت کے چوٹی کے مناظر اور جیّد علماء میں شمار ہوتے تھے۔ 23/مارچ 1940ء کو جس جلسے میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی اس میں حضرت مولانا عبد الرحیم نیّر کے ہمراہ بطور نمائندہ جماعت احمدیہ مکرم محمد یار عارف صاحب بھی شامل ہوئے تھے یعنی طاہر عارف صاحب کے والد اور یہ بھی ان کو بہرحال ایک تاریخی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ طاہر عارف صاحب کی والدہ محترمہ عنایت ثریا بیگم تھیں۔ اور ان کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحبؓ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ طاہر عارف صاحب بڑے علمی اور ذوق رکھنے والے آدمی تھے اور بڑے کہنہ مشق ادیب بھی تھے اور شاعر بھی تھے۔ کئی کتابیں بھی انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ ان کے دو شعری مجموعے مشہور ہیں۔ ایک اردو کا اور ایک پنجابی کا۔ اس کے علاوہ دو اور کتابیں بھی ان کی کافی اچھی ہیں۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انگریزی میں کتاب لکھی انہوں نے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اور ایک اَور کتاب ہے پاکستان کے بارے میں "پاکستان منزل بہ منزل" یہ ان کی دوسری کتاب ہے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اکنامکس کرنے کے بعد وہیں ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری بھی لی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان آ گئے۔ لنڈن سکول آف اکنامکس سے ایل ایل ایم۔ کی ڈگری بھی لی۔ اور اللہ کے فضل سے لنڈن یونیورسٹی سے مارک آف میرٹ کا اعزاز بھی ان کو حاصل ہوا۔ لندنسے تعلیم کے بعد پاکستان آ گئے اور یہاں سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا۔ سول سروسز پاکستان سے وابستہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) کے عہدے تک پہنچے اور ہمارے خلاف قانون کے بعد پاکستان کے جو حالات تھے ان حالات میں اس پوزیشن میں پہنچنا یقیناً آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں پر دلالت کرتا ہے۔

پاکستان پولیس کے علاوہ ایف آئی اے اور امیگریشن انٹیلی جنس بیورو میں بھی متعین رہے ہیں۔ جب آپ تعلیم کے سلسلے میں انگلستان میں مقیم تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر چوہدری رشید صاحب نے بچوں کی انگریزی میں جو کتابیں لکھی تھیں ان کتب کے لکھنے میں بھی ان کو معاونت کی توفیق ملی اور انہوں نے اس میں کافی خدمت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور کوئی نہ کوئی کتاب ہمیشہ ان کے زیرِ مطالعہ رہتی تھی۔ پھر یہ کہ صرف مطالعہ نہیں باقاعدہ کتب کے نوٹس لیتے تھے اور پھر اپنے دوستوں سے ان کے مضامین پر تبادلہ خیال بھی کیا کرتے تھے۔ بڑے باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، اس پر غور کرنے والے تھے اور ان کے عزیزوں میں سے تو کسی نے نہیں لکھا لیکن مجھے پتا ہے کہ ایک دفعہ باتوں باتوں میں ذکر ہوا تو تب مجھے پتا چلا کہ بڑی باقاعدگی سے یہ تہجد کے وقت اٹھنے والے اور تہجد ادا کرنے والے تھے۔ دورانِ ملازمت پاکستان میں جہاں بھی مقیم رہے ہمیشہ جماعتی خدمات کے لیے حاضر رہے۔ اور بڑے نڈر انسان تھے۔ خدا کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بڑا وسیع مطالعہ تھا اور ذہن بھی بڑا اچھا تھا اس لیے دینی مطالعہ بھی، دنیاوی مطالعہ بھی، علم بھی بڑا تھا اس لحاظ سے یہ اپنے اس علم کو استعمال بھی کرتے تھے اور جماعتی طور پر بھی بعض معاملات میں بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور بڑے صائب الرائے وجود تھے۔ خلافتِ احمدیہ کے لیے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ ساری زندگی اس کوشش میں رہے کہ خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر بنے رہیں اور باوفا خادمِ سلسلہ کے طور پر زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے دیکھا ہے کہ اس کوشش میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب بھی فرمایا۔ میرے کلاس فیلو تھے اور بچپن سے، کالج کے زمانے سے میں ان کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے ان کو علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اچھے ڈیبیٹر (debater) بھی ہوا کرتے تھے۔ کالج کی ڈیبیٹوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مقرر اچھے تھے اور اس وقت بھی ان کا دینی علم میں نے دیکھا ہے کافی تھا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جماعت کے خدام اور واقفینِ زندگی کے لیے خاص احترام اور پیار کے جذبات رکھتے تھے اور اس کے علاوہ احمدی دوستوں کی جائز مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بڑے اچھے عہدے پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے انہوں نے اپنے احمدیوں کی جو جائز مدد تھی اس کو حتی المقدور کرنے کی کوشش کی۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ان کی خدمات کا سلسلہ 2014ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس وقت میں نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا تھا۔ پھر 2017ء میں چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد جو اس وقت صدر فضل عمر فاؤنڈیشن تھے، مَیں نے ان کو صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ تا وفات صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن رہے۔ وفات تک یعنی کہ یہاں انگلستان علاج کے لیے آنے تک، تین چار مہینے پہلے تک آپ بڑی محنت سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ تمام اجلاسات میں باقاعدگی سے آتے، دلچسپی لیتے۔ ان کے وقت میں بھی کام میں کافی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ انیسہ طاہر صاحبہ ہیں اور

بیٹے اسفندیار عارف اور تین بیٹیاں طیبہ عارف اور عزیزہ اوج اور بنا طاہر عارف ہیں۔ دو بیٹیاں بیاہی ہوئی ہیں ایک بیٹا اور بیٹی ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی۔ ان کی بیٹی طیبہ عارف طاہر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہمارے والد محترم طاہر عارف صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دنیوی ترقیات سے نوازا مگر آپ نے ہمیشہ احمدیت کے تشخص کو بڑی جرأت اور غیرت کے ساتھ برقرار رکھا۔ نہایت دیانت دار قابلِ اعتبار افسر تھے۔ دین کو ترجیح دینے والے، اللہ پر توکل رکھنے والے ایک منکسر المزاج انسان تھے۔ شاعر تھے، ادیب تھے، اعلیٰ منتظم تھے، ٹیچر تھے، دینی علوم سے مرقع تھے، ایک ذمہ دار شوہر تھے، نہایت شفیق باپ تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں بھی محو تھے۔ کہتی ہیں کہ ہماری امی کہتی ہیں کہ آپ کو ہمیشہ بہت انصاف پسند اور نرم مزاج پایا۔ بلا تفریق چھوٹے بڑے امیر غریب ہر کسی کے ساتھ عہدے سے مبرّا ہو کر حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ بعض رشتہ دار جذبات میں آ کے اور اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے لکھ دیتے ہیں لیکن ان کے بارے میں جو بھی لکھا جا رہا ہے کیونکہ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لیے سب کچھ حقیقت ہے۔ واقعی یہ ایسے تھے۔

مبارک صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم طاہر عارف صاحب کی طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی اور خلیفۂ وقت سے انتہائی عقیدت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب تھے۔ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کوئی اپنا پسندیدہ شعر سنائیں۔ اس پر انہوں نے خلافت سے عقیدت کے متعلق اپنا یہ شعر سنایا کہ

ؔ آقا ترِا غلام ترِے پاس ہو کبھی　　قدموں میں لَوٹ جائے بدن گھاس ہو کبھی

کہتے ہیں کہ ایک روز ایک دوستانہ نشست میں مَیں نے کہا طاہر صاحب! اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو کسی نہ کسی رنگ میں بہت اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ کو پولیس کے محکمے میں بہت بڑے عہدے کا اعزاز ملا ہے۔ کہنے لگے اس سے کہیں بڑھ کر بڑا اعزاز یہ ہے کہ میں احمدی ہوں اور پھر انہوں نے میرے ساتھ پڑھنے کا بھی حوالہ دیا کہ مَیں خلیفۂ وقت کا کلاس فیلو بھی رہ چکا ہوں۔ یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ان کے والد محترم مولانا محمد یار عارف صاحب نے تعلیم کی غرض سے انہیں ربوہ میں بھیجا تھا۔ کالج میں بھیجا اور اس وقت کیونکہ ہمارے کالج کچھ عرصے بعد ہی نیشنلائز ہو گئے تھے تو اس لیے پھر ان کے ہوسٹل میں قیام کے بجائے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو درخواست کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے مولانا محمد یار عارف صاحب کا بڑا تعلق تھا تو انہوں نے پھر ان کا دارالضیافت میں انتظام کیا تھا۔ وہیں رہ کے انہوں نے اپنی پڑھائی مکمل کی۔ طالبِ علمی کے زمانے میں بے تکلفی میں بہت سی باتیں بھی ہو جاتی ہیں، مذاق ہوتے ہیں لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے ناظرِ اعلیٰ مقرر کیا تو تب سے ہی انہوں نے میرے ساتھ بڑا عزت اور احترام کا سلوک کرنا شروع کیا اور پھر خلافت کے بعد تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بہت بڑھ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ ان کے دوستوں نے، عزیزوں نے، رشتہ داروں نے بھی یہی واقعات لکھے ہیں کہ بڑی عاجزی تھی. انکساری تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ علم انسان تھے۔ ابھی نماز کے بعد مَیں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر ہے یہاں تو نماز کے بعد ان شاء اللہ باہر جا کے مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب جنازے کے لیے یہیں اپنی صفیں درست کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20/ستمبر 2019ء صفحہ 5 تا 9)

اپنے بہت عزیز دوست

مکرم طاہر عارف مرحوم کے ساتھ

مکرم طاہر مجید صاحب کی گفتگو

جاتے ہوئے تو کچھ بھی بتا کر نہیں گیا
کیوں اپنے دل کا حال سنا کر نہیں گیا

کیا بات تھی کہ تو نے کوئی بات ہی نہ کی
پھر کب ملیں گے یہ بھی بتا کر نہیں گیا

اب بیٹیوں کو نیند بھی آئے گی کس طرح
تو ان کو پیار سے جو سلا کر نہیں گیا

بچے تمہارے دیکھ کہ کتنے اداس ہیں
یوں تو کبھی تو ہاتھ چھڑا کر نہیں گیا

محفل کو زعفراں بناتا تھا تو ہمیش
پھر آج کیا ہوا کہ ہنسا کر نہیں گیا

آخر جہاں گیا ہے تو طاہرؔ کو چھوڑ کر
لیکن مجھے تو پھر بھی بھلا کر نہیں گیا

آن لائن۔ ٹکوسا کو رقوم بھیجنے کے لئے اکاؤنٹ حسب ذیل ہے:

T.I.College Old Students Association e.V.
IBAN oder Konto:
DE23 5013 0000 0000 0300 07

دانش کدہ عظیم

مکرم راناعبدالرزاق خان صاحب کاٹھگڑھی آف لندن نے تعلیم الاسلام سکول اور کالج کی تاریخ قریباًساڑھے چھ سو صفحات پر اردو میں مرتب کر کے ایک شاندار کارنامہ انجام دیاہے اور بے شمار یادوں کو محفوظ کر دیاہے۔ انسائیکلوپیڈیا طرز کی اس کتاب کی تقریب رونمائی فرینکفرٹ میں منعقد ہوئی اور اسے بڑی پذیرائی ملی۔ پروفیسر مکرم چوہدری حمید احمد صاحب سرپرست ٹکوساجرمنی کے الفاظ میں:

"مکرم راناصاحب نے یہ فرض پورا کر کے ہم پر احسان کیاہے"

اس تعریفی جملہ میں سارے ٹکوساسے متعلقین کے جذبات کی ترجمانی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کی جزادے۔ آمین

اس موقعہ پر محترم راناصاحب اور محترم امام عبدالباسط طارق صاحب خطاب فرماتے ہوئے تصویروں میں نظر آرہے ہیں

آن لائین۔ ٹکوساکو رقوم بھیجنے کے لئے اکاؤنٹ حسبِ ذیل ہے:

T.I.College Old Students Association e.V.
IBAN oder Konto:
DE23 5013 0000 0000 0300 07

ٹکوسا جرمنی کی نئی مجلس عاملہ کے زیر اہتمام مکرم عبدالغفور ڈوگر صاحب صدر ٹکوسا جرمنی
کے ہاں مورخہ 4 ستمبر 2019 کو منعقدہ پہلی تقریب کی چند جھلکیاں

تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسو سی ایشن کی بنیاد

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1909 میں رکھی

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ 1909 میں ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی خمات مدرسہ سے ریویو آف ریلیجنز میگزین کی اسسٹنٹ ایڈیٹری کے لئے منتقل کی گئیں۔ اس موقع پر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو ایڈریس دیا گیا جس کی خبر دیتے ہوئے اخبار الحکم لکھتا ہے:

"حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تحریک سے سکول کے پُرانے طلباء کی ایک کمیٹی قائم کی گئی اور مولوی صاحب موصوف کو ایڈریس دیا گیا ۔۔ بہر حال اس تقریب پر پُرانے طلباء کی ایک ایسو سی ایشن کی بنیاد رکھی گئی جو مدرسہ کی بہتری اور بھلائی اور پُرانے طلباء میں محبت واخوت بڑھانے کے لئے کام کرے گی۔ اس مبارک تقریب کے بانی حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ خدمت بھی سلسلہ کی تاریخ میں قابلِ قدر ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اسے بارور کرے

(الحکم 28 اپریل 1909 صفحہ 16)

بحوالہ الفضل انٹر نیشنل۔ 18 اکتوبر 2019

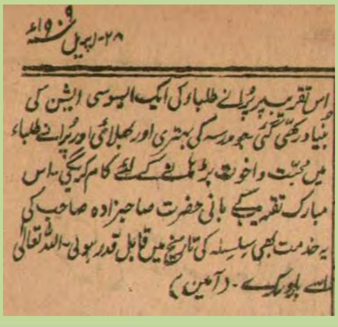

۲۸-اپریل ۱۹۰۹ء

اس تقریب پر پُرانے طلبار کی ایک ایسوسی ایشن کی بُنیاد رکھی گئی جو مدرسہ کی بہتری اور بھلائی اور پُرانے طلباء میں محبّت واخوت بڑھانے کے لئے کام کریگی۔ اس مبارک تقریب کے بانی حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ خدمت بھی سلسلہ کی تاریخ میں قابل قدر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے بارور کرے۔ (آمین)

"دل دَر پہ سجا رکھنا"

مایوس نہ ہو اے دل، امید وفا رکھنا
فانوس محبت کا ہر لمحہ جلا رکھنا

غم آئیں ہجر میں تو، کبھی اُن کا نہ غم کرنا
اُٹھتے ہوئے طوفاں کو، سینے میں دبا رکھنا

چل دُور نکل اے دل، دنیا کے جھمیلوں سے
دامن کو بچا رکھنا، بے داغ قبا رکھنا

جب صبح سویرا ہو، اور روشنی ہو ہر سُو
ٹوٹے ہوئے دل کا بھی، دروازہ کُھلا رکھنا

امید جو بَر آئے، دیدار میسر ہو
نظروں سے ادب کرنا، دل دَر پہ سجا رکھنا

جسے کام سے مطلب ہو، خود غرضی و لالچ ہو
جو یار نہ یاری دے، اسے دل سے جدا رکھنا

غمخوار نہ ہو جو دل، وہ دل نہیں، سنگدل ہے
نہ اس سے لگانا دل، اُس دل کو بُھلا رکھنا

ہر گز نہ رعونت ہو طاعت ہی رہے غالب
ہر آن اے دل خود کو راضی برضا رکھنا

کوئی لاکھ رہے نالاں اے دل نہ ہو تُو نالاں
ماحول محبت کا، پُر لُطف فضا رکھنا

ہو گزر کبھی تیرا، یادوں کے گلستاں سے
کچھ بھرم تو کلیوں کا، اے بادِ صبا رکھنا

جب چمن کھلے دلبر، کبھی دل کے دلستاں میں
ایسے میں منیؔر کی تم، یادوں میں جگہ رکھنا

(منیر احمد باجوہ)

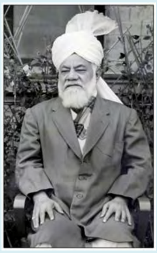

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر آنے والی نسل کے لئے ایک مستقل پیغام

قمرالانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزابشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اسی سال قبل اپنی کتاب "سلسلہ احمدیہ "مصنفہ دسمبر 1939 میں فرماتے ہیں:

"خدا کے مسیح نے ہمیں یہی تعلیم دی تھی کہ:

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو — کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو — شدّتِ گرمی کا محتاج بارانِ بہار

اور ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یہی کہتے ہیں۔ہاں وہی نسلیں جن کے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے کہ جب تمہیں خدا دنیا میں طاقت دے اور تم اپنے دشمنوں کا سر کچلنے کا موقعہ پاؤ اور تمہارے ہاتھ کو کوئی انسانی طاقت روکنے والی نہ ہو۔اور تم اپنے گزرے ہوئے دشمنوں کے ظلموں کو یاد کر کے اپنے خونوں میں جوش نہ پیدا ہونے دینا۔اور

ہمارے کمزوری کے زمانہ کی لاج رکھنا

تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ جب یہ کمزور تھے تو دشمن کے سامنے دب کر رہے اور جب طاقت پائی تو انتقام کے ہاتھ کو لمبا کر دیا۔بلکہ تم اس وقت صبر سے کام لینا اور اپنے انتقام کو خدا پر چھوڑنا کیونکہ وہی اس بات کو بہتر سمجھتا ہے کہ کہاں انتقام ہونا چاہیئے اور کہاں عفو و درگزر۔بلکہ میں کہتا ہوں کہ تم اپنے ظالموں کی اولادوں کو معاف کرنا اور ان سے نرمی کا سلوک کرنا کیونکہ تمہارے مقدس آقا نے یہی کہا کہ:

اے دِل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار — کا خر کُنند دعویٰ حُبِ پیمبر م

"یعنی اے دل تو ان مسلمان کہلانے والوں کا بہر حال لحاظ کر کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو آخر یہ لوگ ہمارے محبوب رسول کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں"

بلکہ مسلمانوں پر ہی حصر نہیں تم ہر قوم کے ساتھ عفو اور نرمی کا سلوک کرنا کیونکہ تم دنیا میں خدا کی آخری جماعت ہو اور جس قوم کو تم نے ٹھکرا دیا اس کے لئے کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہو گا۔

اے آسمان گواہ رہنا۔ہم نے اپنی آنے والی نسلوں کو خدا کے سچے مسیح کی رحمت اور عفو کا پیغام پہنچا دیا"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 179۔180)

ماہِ اکتوبر

کی تاریخِ اسلامی میں بڑی اہمیت ہے۔مدینہ ہجرت کرنے کے بعد مہاجرین جن کی تعداد 45 تھی اور اپنا گھربار چھوڑ کر مدینہ آبسے تھے۔حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تحریک مواخات کے تحت مدینہ کے انصار کے ساتھ مواخات کے تحت ہر مہاجر ایک ناصر کا بھائی قرار پایا اور اسے بھائیوں جیسے حقوق دیئے گئے۔اخلاص کی یہ ایک اعلیٰ مثال قابلِ تقلید نمونہ کے طور پر ہمیشہ یادگار رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

نورِ سحر

چل گزر راہِ فنا سے بے خطر ہونے کے بعد
معرکے ہوتے ہیں سر سینہ سپر ہونے کے بعد

کیا ہوا دریا میں گر موجیں قیامت خیز ہیں
پار لگتے ہیں سفینے شور و شر ہونے کے بعد

گِریا پیہم سے ہوتی ہے رسائی وصل تک
رنگ لاتی ہے وفا آشفتہ سَر ہونے کے بعد

جگمگا دے جلوہء توحید سے دشتِ جہاں
سر نگوں بیٹھا ہے کیا رشکِ قمر ہونے کے بعد

اُٹھ گلستانِ جہاں میں زمزمہ پرواز ہو
خوابِ غفلت تا بکے نورِ سحر ہونے کے بعد

جوگ لینا یا اُداسا کھینچنا آساں نہیں
آتا ہے دھونی رمانا دربدر ہونے کے بعد

خاک سے کمتر سہی لیکن اے مُصلح کیا عجب
کیمیا بن جاؤں میں اُنکی نظر ہونے کے بعد

مصلح الدین راجیکی مرحوم

گھڑا تے چِلم

اِک پُرانے بُہڑ دے تھلّے
تِن پاوی اَدھ کَھّی مَنجی
اِک پاوے دی تھاں تے اِٹّاں
مَنجی تے اِک بُڈھا بابا
اوہدِیاں خالی اکھاں دے وِچ
بیتِیاں نسلاں دی منزل دا اہنّاں پَینڈا
سجّا ہَتھ اے سینے اُتے
کھبّے ہَتھ وِچ تازہ ہُکّہ
اوسے تھاں تے سَترنگی گھڑوَنجی اُتے
چَنبے دے پُھلاں وِچ کَھّی
دو کورے گھڑیاں دی جوڑی
گھڑیاں دے وِچ ٹھنڈا پانی
ہُکّے اُتے چِلم دے اندر
کولے، اَگّ، تما کُو، دُھونی

گھڑا تے چِلم برابر نے؟

پچھتاوے دے پانی وِچ گُھنّی
ڈُہنگی سوچِیں کُھبیا بابا
خالی اکھیں ویکھی جاوے
بِنا خیالاں سوچی جاوے

گھڑا تے چِلم برابر نے؟

اِکو مِٹی اِکو پانی
اِکو ہَتھ بناوَن والا
اِکو چاک چلاوَن والا
اِکو بھٹّھی تاوَن والا
بَھٹّھی دی دوزخ نُوں دوویں کَٹ آئے نے

گھڑا تے چِلم برابر نے؟

گھڑے دی دوزخ تے بَھٹّھی دے
ٹھنڈے ھون تے مُک جاوے گی
اَگ تے بو دی سنگت دے وِچ
چِلم دی دوزخ ازلی، ابدی

گھڑا تے چِلم برابر نے؟

میں تے تُوں جد ایس حیاتی دی دوزخ نُوں کَٹ آواں گے
پَکدے، پَکدے پَک جاواں گے
ڈِگدے، ڈھیندے اِس دُنیا دا سارا پَینڈا اجَر جاواں گے
مَر جاواں گے
رَب کرے تُوں پُھلاں تے خشبو آں والی
سَترنگی گھڑوَنجی اُتے
ٹَھنڈی، مِٹھی، گُوہڑی چھاویں
کُوزہ گر دی سَنگت مانیں

گھڑا تے چِلم برابر تے نہیں
میرا خَورے کی ھووے گا
بِسمِ اللہ کلیم

ویزبادن جرمنی میں احمدیہ کی نئی مسجد

فرانس میں جماعت احمدیہ کی نئی مسجد

ای آمدنت باعثِ آبادی ما

ٹکوسا جرمنی کی طرف سے

اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جرمنی میں تشریف آوری پر

خوش آمدید

اور جرمنی میں نو تعمیر شدہ مساجد کے افتتاح کی

مبارک باد

حضور انور نے ویزبادن مسجد کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

پس ایک بات واضح ہونی چاہئے کہ حقیقی مسلمان مسجد کا نام لیتا ہے تو وہ ایک ایسی عمارت کا نام لیتا ہے جس میں جا کر وہ ایک خدا کی عبادت کرے اور جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ وہاں بھی امن اور سلامتی پیدا ہو۔

اس لئے ہمارے بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود علیہ السلام مانتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ”اگر اسلام کا تعارف کروانا ہے کسی علاقے میں تو مسجد بناؤ“